سوال

(936) تقلید شرک ہے اور مقلد مشرک ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارا اہل الحدیث کا دعویٰ ہے کہ تقلید شرک ہے اور مقلد مشرک ہے، اور مشرک کی اقتداء میں ہم نماز پڑھنے سے سخت گریز کرتے ہیں کیونکہ مشرک کے تمام اعمال باطل ہیں۔ کہیں ان کے مقتدی بننے کی وجہ سے ہمارے اعمال یعنی نمازیں باطل نہ ہوجائیں۔ ہم یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں مشرک کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی، تقلید شرک ہے چاہے کسی بھی امام کی ہو، ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی بھی تقلید جرم ہے، شرک ہے۔ تقلید میں حنبلی، حنفی، شافعی، مالکی سب برابر ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم لوگ لاکھوں روپے خرچ کرکے جاتے ہیں اور نمازیں امام کعبہ اور امام مسجد نبوی کی اقتداء میں پڑھتے ہیں جبکہ وہ ائمہ مقلد حنبلی ہیں، اور حج کا خطبہ جو ہے اس میں بھی شریک ہوتے ہیں، ہماری نمازیں اور ہمارا حج کہاں جائے گا؟ (حافظ محمد امین اللہ، حافظ آباد، چک چٹھہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی تمام کے تمام مقلد نہیں۔ پھر اہل حدیث کہلوانے والے سب کے سب غیر مقلد نہیں بلکہ ان تمام گروہوں میں بعض تقلید کرتے ہیں اور بعض تقلید نہیں کرتے۔

میرے نزدیک تقلید: ((قُبُولُ مَا یُنَافِی الْکِتَابَ أَوِالسُّنَّةَ)) [''قرآن وسنت کے منافی کو قبول کرنا۔''] کا نام ہے۔ نخبۃ الاَصول میں لکھا ہے: ((وَالتَّقْلِیْدُ لَا یَجُوْزُ کُلُّهُ مُفْضٍ إِلَی الشِّرْکِ بَعْضُهُ)) [''تقلید مکمل طور پر جائز نہیں بعض تقلید شرک کی طرف لے جاتی ہے۔''] مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر اپنی کتاب ''الکلام المفید'' میں لکھتے ہیں:

''قارئین کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ مسئلہ تقلید کی نزاکت کے پیش نظر ٹھنڈے دل سے ساری کتاب کو پڑھ کر کوئی رائے قائم کریں، چند حوالوں کو یا کسی ایک ہی بحث کو پلے نہ باندھ لیں کیونکہ تقلید کی بعض قسمیں خالص شرک وبدعت اور ناجائز ہیں، ان کو جائز کہنے والا اور ان پر عامل کب فلاح پا سکتا ہے۔'' (ص: ۲۰)

غور کا مقام ہے آپ کو کیسے پتہ چل گیا کہ امام کعبہ اور امام مسجد نبوی حفظهما اللہ تبارک وتعالیٰ مقلد ہیں؟ پھر ان کی تقلید شرک ہے؟ دلائل پیش فرمائیں خواہ مخواہ کسی پر بہتان باندھنا درست نہیں۔ لہٰذا آپ نے جو کچھ حج، عمرہ اور سعودی ائمہ کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے کے متعلق لکھا وہ سب کا سب بے بنیاد ہے۔ ثَبِّتِ الْعَرْشَ، ثُمَّ نَقِّشْ واللہ اعلم ۶،۴،

۱۴۲۳ھ

جلد02ص852

محدث فتویٰ